Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | سوموار۔ ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ۔ ۳۰ امان ۱۳۷۱ہش۔ ۳۰ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۷۵

انفاق فی سبیل اللہ کا قبولیت دعا سے تعلق

"انفاق فی سبیل اللہ کا قبولیتِ دعا سے تعلق پیدا کیا گیا۔ فرمایا اگر تم موت سے پہلے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ تو پھر تمہاری آخری دعائیں بھی قبول ہو سکتی ہیں لیکن اگر تم موت سے پہلے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا سلیقہ نہ سیکھو یا اس سے لطف اندوز ہونا نہ سیکھو تو پھر تمہاری موت کے وقت کوئی دعا قبول نہیں ہوگی"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی تشویشناک علالت

احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دردمندانہ دعاؤں کی درخواست

از محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی۔ ربوہ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم محترم حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ کئی ہفتوں سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ حالیہ رپورٹوں کے مطابق حضرت سیّدہ کو ایک بار پھر ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ آپ کی طبیعت بہتر نہیں ہو رہی۔ اب جبکہ دوبارہ داخل کیا گیا تو سانس کی تکلیف کی وجہ سے ایک دن حالت سخت ناساز ہو گئی تھی۔ اب بھی طبیعت کے بارے میں تشویشناک اطلاعات آرہی ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں مَیں بڑے زور اور دَرد کے ساتھ دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ شافی مطلق قادر خدا ہی ہے جو دَواؤں میں اثر رکھتا ہے۔ جو معالجوں کی صحیح رہنمائی کرتا ہے اور ہماری دردمندانہ دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ مالک و خالق ہی ہے جو ہماری تکالیف کے وقت معجزانہ طور پر مدد کو آتا ہے اور ہمیں پریشانیوں سے رہائی دیتا ہے۔

احباب جماعت انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر دعاؤں میں تیزی پیدا کریں۔ صدقات کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ کیونکہ صدقات بلاؤں کو ٹال دیتے ہیں۔ اور تقدیریں بدل جاتی ہیں۔

اے شافی مطلق خدا ہماری دردناک التجاؤں کو سُن! ہمارے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیگم صاحبہ کو معجزانہ طور پر شفا بخش۔ ہمارے پریشان دلوں کو اپنی رحمت کاملہ سے تسلّی اور اطمینان کی نوید سُنا۔ ہمارے حال پر رحم کر۔ اَے اللہ تو ایسا ہی کر۔

اسیران راہِ مولا

ماہِ رمضان کے مقدس مہینہ میں اسیران راہِ مولا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ خدا کرے کہ یہ رمضان ان کی اسیری کا آخری رمضان ہو۔

الفضل احمدیہ جماعت کے ہر طبقہ کا اخبار ہے اور ہر طبقہ کی اپنی اپنی دلچسپیاں اور افادیت کے موضوع ہیں۔ یہ دلچسپیاں قائم رکھنے کے لئے اور سب کی افادیت کے لئے مضامین درکار ہیں اور یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جماعت کا ہر طبقہ اس طرف توجہ فرمائے اور جو صاحب، صاحبِ قلم ہوں وہ مضامین بھجوائیں اور جو صاحبِ قلم تو نہیں لیکن اپنے خیالات قارئین کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں وہ دوسروں سے رواںتا مضمون لکھوا کر یا اپنے قلم سے صرف ضروری نوٹس تحریر کر کے ہمیں بھجوا دیا کریں۔ ہمیں ہر طبقے کی دلچسپی اور افادیت کے لئے مضامین درکار ہیں۔ جس مضمون کو آپ دلچسپ اور مفید سمجھتے ہیں یقیناً بعض دوسرے لوگ بھی اسے دلچسپ اور مفید سمجھیں گے۔

دُنیا کی سیر کریں لیکن مزے خدا تعالیٰ کے اٹھائیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"یہ جو فرمایا کہ اللہ کی حمد اس کی پاکیزگی بیان کرتے ہوئے کرو۔ سورج طلوع ہونے سے پہلے) تو اس میں غور کرنے کی کھڑکیاں ہمارے سامنے کھول دیں۔ فرمایا کہ موسموں کے بدلنے پر غور کرو۔ دن اور رات کے بدلنے پر غور کرو۔ ان کی بدلتی ہوئی نسبتوں پر غور کرو اور یہ معلوم کرو کہ سورج نکلنے سے پہلے پہلے وہ کیا تغیرّات برپا ہو رہے ہوتے ہیں جو ربوبیت کے جلوے تم تک پہنچانے میں مددگار ہوتے ہیں یا جن کے ذریعے ربوبیت اس دُنیا میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ اور سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کون سے تغیرّات لازم ہوتے ہیں۔ جو سورج کو غروب کرنے پر مجبور کرتے ہیں ورنہ زندگی اس دُنیا میں باقی نہ رہ سکتی اور ربوبیت کا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ پس سورج کے طلوع سے بھی ربوبیت کا تعلق ہے اور سورج کے غروب سے بھی ربوبیت کا تعلق ہے اور وقت کے بدلنے کے ساتھ ربوبیت مختلف رنگ میں جلوہ گر ہے۔ اب جیسا کہ میں نے اشارۃً آپ کو بتا دیا ہے کہ سائنس دانوں نے اس مسئلے پر بھی غور کیا ہے اور تمام دُنیا کے سائنس دان جو اس مضمون سے تعلق رکھتے ہیں، اس بات پر متفق ہیں کہ موسموں کے ادلنے بدلنے اور دن کے ادلنے بدلنے کا زندگی کے ساتھ اتنا گہرا رابطہ ہے کہ اس میں اگر آپ تھوڑا سا تغیرّ و تبدل بھی کر دیں تو یہ رابطے ٹوٹ جائیں اور یہ کرۂ ارض جس پر ہم بستے ہیں یہ زندگی کے بسانے کے لائق نہ رہے۔ پس تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے)

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۰ امان ۱۳۷۱ہش ۳۰ مارچ ۱۹۹۲ء

مکمل زندگی

ہم اپنی زندگی کس کے لئے بسر کرتے ہیں۔ اپنے لئے؟ اپنے بیوی بچوں کے لئے؟ اپنے دوستوں کے لئے؟ اپنے ملک کے لئے؟ اپنے خدا کے لئے؟ یہ سوال اہم ہے بھی اور نہیں بھی۔ اہم اس لئے ہے کہ ہماری زندگی ہے۔ ہم نے بسر کرنی ہے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہ زندگی کس کے لئے بسر کریں۔ اور "اہم نہیں ہے" اس لئے کہ یہ سوال اتنے حصوں میں بٹتا ہی نہیں۔ اگر بٹ جائے تو بے معنی ہو جاتا ہے۔ ان میں سے ایک حصّہ ایسا ہے جس میں باقی تمام حصّے شامل ہیں اور وہ حصّہ ہے خدا کے لئے زندگی بسر کرنے کا۔ ہمارا دین خدا کے لئے اس طرح زندگی بسر نہیں کرواتا۔ کہ اپنا خیال نہ رکھیں۔ اپنے بیوی بچوں کا خیال نہ رکھیں۔ اپنے دوستوں کا خیال نہ رکھیں۔ اپنے ملک کا خیال نہ رکھیں اور یہ سمجھ لیں کہ ہم خدا کے لئے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خدا کے لئے زندگی بسر کر رہے ہیں تو ہمیں سب کا خیال رکھنا ہوگا۔ اور زندگی کو یوں بسر کرنا ہوگا کہ یہ سب کے لئے بسر ہوتی نظر آئے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر ہمارا مقصد وحید یہ ہو کہ ہم نے خدا کے لئے زندگی بسر کرنی ہے تو ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ خدا ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اور جو کچھ وہ چاہتا ہے وہی کچھ کرنے پر کہا جا سکے گا۔ کہ ہماری زندگی خدا کے لئے بسر ہو رہی ہے۔ ہمیں خدا تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان رکھنا ہوگا۔ اور ہمارے دلوں کو اس یقین سے پُر ہونا ہوگا کہ ہر وہ بات جو اس کیلئے کی جائے وہ کسی صورت بھی ضائع نہیں جاتی۔ جو لوگ اپنی شقاوت کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی ربوبیت پر یقین نہیں رکھتے وہ خود خدا بننے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ کوشش نہایت بھونڈی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنی مخلوق کا خیال رکھتا ہے۔ اس کے لئے رزق مہیّا کرتا ہے اور اس کی ضرورتیں کچھ از خود پوری کرتا ہے اور کچھ اپنی نشان نمائی کے لئے دعاؤں کے نتیجہ میں۔ اگر ہم خدا تعالیٰ کی اس صفت کے مظہر بن جائیں تو یقیناً اپنا بھی خیال رکھیں گے۔ اپنے بیوی بچوں کا بھی۔ اپنے دوستوں کا بھی۔ اپنے ملک کا بھی۔ اور یہ سب کچھ مل ملا کر ہمیں اس نتیجہ پر پہنچائے گا کہ ہم نے خدا کی خاطر زندگی بسر کی ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ اسی کا نام مکمل زندگی ہے۔

کون کہتا ہے جھوٹ پھلتا ہے
دبدبہ اس کا خُوب چلتا ہے
ہو بھی ایسا تو عارضی ہے بات
آخرِ کار ہاتھ مَلتا ہے

ــــــــ ابوالاقبال

کِس کی یاد آ گئی ناگہاں شہر میں
رُک گئے کرب کے کارواں شہر میں

کِس کے عاشق ہیں اس بے اماں شہر میں
خیمہ زن آگ کے درمیاں شہر میں

کون ہے وجہِ تسکینِ جاں شہر میں
کِس کا سکّہ ہے اَب بھی رواں شہر میں

کِس کا دستِ دُعا شہر کی ڈھال ہے
کِس کے سجدوں کے ہیں سائباں شہر میں

منزلوں کی طرح مُسکراتی ہوئی
کِس کے قدموں کی ہے کہکشاں شہر میں

چاند تاروں سے کُنجِ قفس بھر گیا
رات مہمان تھا آسماں شہر میں

فرش سے عرش تک فاصلے ڈھل گئے
آنسوؤں کی ہیں نہریں رواں شہر میں

نازشِ شہر تو شہر سے جا چکا
کِس لئے آئے ہو اب یہاں شہر میں

لے گیا اپنے ہمراہ سب رونقیں
وہ جو تھا اک حسیں نوجواں شہر میں

وہ جہاں بھی رہے مُسکراتا رہے
کہہ رہے ہیں یہ خالی مکاں شہر میں

آئے گا ایک دن مُسکراتا ہوُا
زخم بولیں گے بن کر زباں شہر میں

تم ہی مضطرؔ کہو بھری برسات میں
اُٹھ رہا ہے یہ کیسا دُھواں شہر میں

چوہدری محمد علی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

تلقینِ عمل

سیدنا حضرت فضل عمر نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

میں جب سے یہاں آیا ہوں میں محسوس کرتا ہوں کہ یہاں کے خدام علمی حصے کی طرف بہت کم توجہ کرتے ہیں۔ مثلاً جس خادم نے تلاوت کی ہے۔ اس نے اس امر کو ملحوظ نہیں رکھا کہ قرآن مجید صحیح طور پر پڑھا جائے۔ اگر وہ تھوڑی سی اس امر کی کوشش کرتے تو بڑی آسانی کے ساتھ صحیح طور پر تلاوت کر سکتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ انہوں نے بالعموم الف کو فتح کے ساتھ ادا کیا ہے ان کی تلاوت میں ۵۰ یا ۶۰ فی صدی الف تھے جو انہوں نے فتح کے ساتھ ادا کئے ہیں۔ حالانکہ الف اور فتح الگ الگ چیزیں ہیں اور ان دونوں میں بہت فرق ہے۔ اسی طرح انہوں نے مدات کو بالعموم گرا دیا ہے یعنی جہاں دو الف تھے وہاں انہوں نے ایک ہی الف پڑھا ہے۔ اسی طرح اور باتیں بھی تھیں جن کی وجہ سے تلاوت ناقص ہو گئی۔

میں اس بات کا قائل نہیں کہ کوئی شخص اس بات میں لگا رہے کہ قاری کی طرح وہ قرأت کر سکے لیکن جو کام آسانی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے اسے کیوں چھوڑا جائے۔ یہ کوشش کرنا کہ اسے ہم قاری کی طرح ہی ادا کریں۔ درست نہیں کیونکہ اس کی طاقت ہمیں خدا نے نہیں بخشی۔ میری (وفات یافتہ) بیوی ام طاہر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) بیان کیا کرتی تھیں کہ ان کے والد صاحب کو قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کا بڑا شوق تھا۔ انہوں نے اپنے لڑکوں کو قرآن پڑھانے کے لئے استاد رکھے ہوئے تھے اور لڑکی کو بھی قرآن پڑھنے کے لئے اس کے سپرد کیا ہوا تھا۔ ام طاہر بتایا کرتی تھیں کہ وہ استاد بہت مارا کرتے تھے اور ہماری انگلیوں میں شاخیں ڈال ڈال ان کو دباتے تھے مارتے تھے پیٹتے تھے۔ اس لئے کہ ہم ٹھیک طور پر تلفظ کیوں ادا نہیں کرتے۔ ہم پنجابی لوگوں کا لہجہ ہی ایسا ہے کہ ہم عربوں کی طرح عربی الفاظ ادا نہیں کر سکتے۔ لاہور میں ایک میاں چٹو رہا کرتے تھے۔ وہ بعد میں چکڑالوی ہو گئے۔ ان کے پاس ایک عرب آیا اور وہ اس کو لے کر قادیان پہنچے۔ ان دنوں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب (جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی جان دی) جو علاقہ خوست کے ایک بہت بڑے بزرگ تھے۔ یہاں تک کہ امیر امان اللہ خان کے دادا حبیب اللہ خان کی رسم تاج پوشی بھی انہیں سے ادا کروائی گئی تھی۔ وہ بھی قادیان آئے ہوئے تھے۔ وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اور باتیں ہو رہی تھیں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) نے دو تین دفعہ ض کا استعمال کیا۔ آپ کا لہجہ اگرچہ درست تھا لیکن لکھنؤ کے آدمی جیسے اسے ادا کرتے ہیں آپ ویسے ادا نہیں کر سکتے تھے۔ دو چار دفعہ آپ نے یہ لفظ استعمال کیا تو وہ عرب جو کئی سال سے لکھنؤ میں رہتا تھا اور اردو بولتا تھا اس نے کہا آپ کو کس نے (ـ) بنایا ہے۔ آپ کو تو ض بھی صحیح طور پر ادا کرنا نہیں آتا۔ صاحبزادہ صاحب بڑے عالم تھے اور آپ کو معلوم تھا کہ اس کی کیا حقیقت ہے وہ غصے میں آگئے اور اسے مارنے کے لئے اپنا ہاتھ اٹھایا۔ مولوی عبدالکریم صاحب صاحب (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے دیکھ لیا۔ آپ نے اسے چھڑانے کی کوشش کی آپ چونکہ پٹھان تھے اور طاقت ور تھے اور مولوی عبدالکریم صاحب اکیلے اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے تھے اس لئے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ان کا دوسرا ہاتھ پکڑ لیا۔ کیونکہ آپ کا خیال تھا کہ آپ اسے مار بیٹھیں گے۔ اب دیکھو اس عرب نے یہ کیسی (ـ) حرکت کی ہر ملک کا الگ الگ لہجہ ہوتا ہے عرب خود کہتے ہیں کہ ہم ناطقین بالضاد ہیں۔ ہندوستانی اسے ادا نہیں کر سکتے۔ ہندوستان میں ض کو قریب ترین ادا کرنے والوں میں سے ایک میں ہوں۔ لیکن میں بھی یہ نہیں کہتا کہ میں اسے بالکل صحیح ادا کرتا ہوں۔ قریب ترین ہی ادا کرتا ہوں۔ ہندوستانی لوگ اسے "دواد" یا "ضاد" پڑھتے ہیں لیکن اس کے مخارج اور ہیں پس جب خود عرب کہتا ہے کہ ہم ناطقین بالضاد ہیں اور کوئی اسے صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتا تو پھر اعتراض کی بات ہی کیا ہوئی۔ جرمن لوگوں کو لے لو وہ گڈ اور گاڈ کے لفظوں کو ادا نہیں کر سکتے وہ یا گڈ کہیں گے یا گوٹھ کہیں گے پس میں یہ تو نہیں کہتا کہ ہم ان الفاظ کو ادا کرنے کا اہتمام کریں۔ جن کے ادا کرنے کے ہم قابل نہیں یہ تو محض وقت کا ضیاع ہے لیکن الف ادا کرنا ہماری طاقت سے باہر نہیں مدّ کو ادا کرنا ہماری طاقت سے باہر نہیں اگر صحیح طور پر کوشش کی جائے تو قرآن کو ہم اپنے لہجے کے لحاظ سے اچھی طرح ادا کر سکتے ہیں خصوصاً جبکہ گلا اچھا ہو۔ پھر تلاوت کے بعد جو نظم پڑھی گئی ہے وہ بھی اس دستور کے مطابق کہ عموماً پہلے چند اشعار ٹھیک پڑھے جاتے ہیں اور پھر غلطیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح انہوں نے بھی سات آٹھ اشعار تو ٹھیک پڑھے اور اس کے بعد غلطیاں شروع کر دیں جب جلسہ میں کوئی شخص تلاوت کرتا ہے یا نظم کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس چھوٹی سی عبارت کا مجلس میں پڑھ لینا کوئی مشکل امر نہیں ہوتا۔ اور اگر وہ خود اسے صحیح طور پر ادا نہیں کر سکتا تو کسی واقفِ زبان سے اسے درست کروا لینا اس کے لئے کوئی مشکل نہیں۔ یہ قدرتی بات ہے کہ ایسی صورت میں سننے والے بجائے فائدہ اٹھانے کے لفظی غلطیوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور اس طرح فائدہ سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ خدام صحیح طور پر قرآن کریم پڑھنا سیکھیں اور اردو کی عبارتوں کو بھی صحیح ادا کرنے کی کوشش کیا کریں۔

رُوحانیت کی جان

تقویٰ کو روحانیت کا ایک ستون بیان فرمانے کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

دوسری چیز جو روحانیت کی جان کہلانے کی حق دار ہے وہ دعاؤں کی عادت اور دعاؤں میں شغف ہے۔ یہ نیکی ایک طرف تو تقویٰ کا لازمی نتیجہ ہے کیونکہ یہ ناممکن ہے کہ ایک متقی انسان جو خدا کا خوف دل میں رکھتا ہے دعاؤں کی طرف سے غافل رہے اور دوسری طرف یہ نیکی تقویٰ کو زندہ رکھنے کا ذریعہ بھی ہے۔ گویا یہ نیکی تقویٰ کا سبب بھی ہے اور اس کا نتیجہ بھی اور حق یہ ہے کہ دعا (دین حق) کی جان ہے۔ کیونکہ یہی وہ چیز ہے جس سے انسان کا اس کے آسمانی آقا اور خالق و مالک کے ساتھ ذاتی تعلق قائم ہوتا ہے۔ جس دین میں خدا کے ساتھ انسان کا ذاتی تعلق قائم نہیں ہوتا وہ دین ہرگز کوئی دین نہیں۔ بلکہ محض ایک مردہ لاش یا ایک خشک شاخ ہے جس کی کوئی قیمت نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں دعا پر بہت زور دیا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے اے میرے بندو! اپنی ہر ضرورت مجھ سے مانگا کرو۔ میں تمہاری دعاؤں کو قبول کروں گا۔ مگر ضروری ہے کہ تم بھی میرے احکام کو مانو اور دوسری جگہ فرماتا ہے اے رسول! تو لوگوں سے کہہ دے کہ اگر تم خدا کے ساتھ دعا کے ذریعے تعلق قائم نہیں کرو گے تو خدا کو بھی تمہاری کوئی پرواہ نہیں ہوگی۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ دعا سے مراد رسمی دعا نہیں بلکہ حقیقی درد و سوز کی دعا مراد ہے جس میں انسان کا دل پگھل کر خدا کے دروازے پر گر جائے چنانچہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ آپ اس درد اور سوز کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی ہنڈیا ابل رہی ہے۔ اور اس زمانہ میں.... فرماتے ہیں کہ دعا میں اللہ تعالیٰ نے بڑی قوتیں رکھی ہیں۔ خدا نے مجھے بار بار (ـ) یہی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہوگا دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔ ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔ اس کے سوا کوئی ہتھیار میرے پاس نہیں جو کچھ ہم پوشیدہ مانگتے ہیں خدا اس کو ظاہر کر کے دکھا دیتا ہے۔ مگر اکثر لوگ دعا کی اصل فلاسفی سے ناواقف ہیں اور نہیں جانتے کہ دعا کے ٹھیک ٹھکانے پر پہنچنے کے واسطے کسقدر توجہ اور محنت درکار ہے۔ دراصل دعا کرنا ایک قسم کی موت کا اختیار کرنا ہے۔

پس ہمارے احباب کو اور خصوصاً نوجوان عزیزوں کو دعاؤں کی عادت ڈالنی چاہئے اس کے بغیر خدا کے ساتھ ذاتی تعلق ہرگز قائم نہیں ہو سکتا اور دین محض ایک بے جان سی چیز بن کر رہ جاتا ہے اور خدا کے تازہ نشانوں سے محروم ہو کر صرف ایک قصہ کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے دعا حقیقی دعا ہونی چاہئے جس کے ساتھ دل کا انتہائی سوز و گداز شامل ہو اور اگر دل کی ہنڈیا نہیں ابلتی تو کم از کم دل سے دھواں تو اٹھے

پس چاہئے کہ خدا کے دامن سے اس طرح چمٹے رہو کہ وہ ایک مہربان باپ کی طرح تمہاری جھولی بھرنے میں خوشی محسوس کرے مگر یاد رکھو کہ دعا ایک یا دو یا تین وقت کی دعا کا نام نہیں۔ بے شک خدا چاہے

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــ محترمہ زینب حسن

محترم محمود الحسن صاحب

(ریٹائرڈ آئی۔سی۔ایس۔ ستارۂ پاکستان)

عرصہ چھ سات ماہ ہو گئے۔ مگر مجھے قلم اٹھانا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ حقیقت ہے کہ محترم حسن صاحب دنیا کو اور مجھ عاجزہ کو چھوڑ کر اپنے حقیقی مالک سے جا ملے اللہ تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمتوں اور برکتوں کی بارشیں ان پر ہر دم ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ کی جنت کی نعمتوں سے مالا مال اور بہت خوش ہوں۔

ویسے خدا کے فضل و کرم سے آپ کی صحت اچھی تھی مگر بینائی جس کا علاج ہی نہ تھا۔ آہستہ آہستہ کم ہو رہی تھی۔ پہلے کار دن میں چلا لیتے۔ رات میں ترک کرنا پڑا پھر وہ بھی چھوڑ دی۔ اپنا کام بھی جہاں تک مجبور نہ ہوئے خود کرتے تھے۔ جمعہ کی نماز کے لئے دار الذکر اور رمضان میں تراویح کے لئے بھی برابر جاتے رہے۔ پھر بینائی بالکل ختم ہو گئی۔ عرصہ ۳ سال سے محروم ہو گئے تھے۔ مگر یہ ان کی ہمت و حوصلہ تھا کہ کبھی محتاجی کی شکایت زبان پر نہ لائی۔ کئی دفعہ بستر سے اور غسل خانہ میں گر گئے۔ خدا مجھ کو معاف کرے۔ آپ کی خدمت میں کوتاہی ہوئی۔ درگذر فرمائے اور آپ کے درجات بلند کرے وہ بہت آرام میں اور بہت خوش ہوں۔

اب آنکھوں کا اثر دماغ پر بھی ہونے لگا۔ تو مجبور ہو گئے۔ گھر پہ نماز جماعت جو ہم کو پڑھاتے تھے وہ دشوار ہو گئی۔ آخر میں BEDSORE اور بخار بھی رہنے لگا۔ غذا بہت معمولی رہ گئی۔ جب یہ کچھ کھا پی لیتے تھے تو مجھ کو تسلی رہتی تھی۔ خدا کی یہ شان اور اس کا رحم و کرم کہ جانے سے قبل میرے ہاتھ سے چائے۔ دودھ پیا۔ اور ابھی ہم باہر نماز عشاء وغیرہ پڑھ رہے تھے کہ ایک دم آپ نے اپنی گردن گرالی۔ یقین نہ آیا۔ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا ہوا۔۔۔ بس وہ اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے خدا کے حضور چلے گئے۔ یا اللہ کروٹ کروٹ تری رحمت اور برکات ان پر ہر دم ہوں۔

میرا رشتہ پہلے ایک شخص رحمت اللہ صاحب جو خوجہ آغا خانی تھے۔ والد صاحب محترم کی وجہ سے ہی احمدی ہوئے تھے حضور نے ۲ سال انتظار کرنے کو کہا۔ اس کے بعد ہی منگنی ہوئی۔ اسی زمانہ میں تحریک جدید کا اعلان ہوا جس میں حضور نے سینما CINEMA وغیرہ سے ممانعت کی تھی۔ اس وقت ہم بھی دیکھا کرتے تھے لیکن پھر والد صاحب نے اس کی اجازت نہ دی۔ ہم نے بھی ترک کر دیا لیکن مجھ کو اپنی ایک سہیلی دوست کے ذریعہ علم ہوا کہ رحمت اللہ صاحب تو کہتے ہیں وہ سینما کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔ جب یہ بات مجھ کو معلوم ہوئی تو اپنے جوش یا نادانی کہیں میں نے شادی کی RING اپنے بھائی صاحب کے ذریعہ واپس کر دی۔ وہ تراویح کی نماز کے لئے گھر پہ آیا کرتے تھے۔

کچھ دن بعد محترم والد صاحب کو علم ہوا تو وہ مجھ سے کچھ ناراض بھی ہوئے۔ دوسری طرف یہ دینی جذبہ دیکھ کر خاموش بھی رہے اور خوش ہوئے۔ میں بچپن سے شادی سے گھبراتی تھی۔ کھیل کود کا زیادہ شوق تھا۔ بس چاہتی تھی کہ ۲۰ برس تک دنیا سے چلی جاؤں تاکہ والدین کو شادی کی فکر نہ ہو لیکن ایسا نہیں ہوا۔

حضرت نیر صاحب کے ذریعہ محترم حسن صاحب کے ساتھ رشتہ طے ہوا جو دنیاوی تعلیم کے ساتھ دیندار تھے انگلینڈ سے آنے کے بعد سگار کے عادی تھے والد صاحب محترم کی خواہش سے وہ بھی ترک کر دیا۔ "الفضل" اور ریویو آف ریلیجنز جاری کروایا اور نماز باجماعت کی تاکید کرتے۔

پہلی ملازمت بطور سب کلکٹر نندمیال میں رہی۔ اس کے بعد مختلف جگہوں پر بطور COLLECTER کے عہدہ پر فائز رہے۔ مشرقی پاکستان میں بیس سال رہے۔ چٹاگام اور پھر ڈھاکہ میں ممبر بورڈ آف ریوینیو ۱۹۷۱ء تک رہے۔

ان تمام عرصوں میں مجھ کو محترم والدین سے ملانے حیدر آباد لے جاتے رہے کشمیر کی سیر بھی کروائی وہاں پر بھی ٹینس بیڈمنٹن کا انتظام رہا ومبلڈن دیکھنے کا شوق بھی پورا فرمایا۔ وہاں پر بھی کھیل کا انتظام رہا۔ وزن کم کرنے سلمنگ کلب بھی جاتی رہی رنگون گئے تو وہاں بھی کھیل اور تیراکی بھی ملی۔ میں اللہ تعالیٰ کے احسانوں کا اور محترم حسن صاحب کی مہربانیوں کا جس قدر بھی شکر کروں کم ہے۔ اللہ تعالیٰ میری باقی زندگی بھی آسان فرمائے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل رہے خاتمہ بالخیر فرمائے

خدام کے مرکزی امتحانات ۱۹ رجون کو منعقد ہوں گے۔ خدام کو نصاب کے متعلق تیاری کروا دیجئے۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

جنگ اور پراپیگنڈا

جنگیں اسلحہ سے تو لڑی ہی جاتی ہیں۔ اسلحہ ہی سے ڈرایا دھمکایا جاتا ہے۔ اور اسلحہ ہی سے خون بہایا جاتا ہے۔ اور یہی وہ باتیں ہیں جو جنگوں میں جیت کا باعث بنتی ہیں۔ لیکن جنگ کا آغاز کرنے کے لئے ایک مختلف قسم کے اسلحہ کی ضرورت ہوتی ہے اس اسلحہ کا نام ہے "پراپیگنڈہ" کسی قوم کو برا نام دینے کے لئے یا کسی شخص کے گلے میں بدنامی کا پٹہ باندھنے کے لئے پراپیگنڈہ ضروری ہے۔ اور اس پراپیگنڈہ کی کامیابی جنگ کے آغاز کا باعث بنتی ہے۔ چنانچہ عراق پر حملے سے قبل یہ کہانی ایمنسٹی انٹرنیشنل کی طرف سے دنیا کو سنائی گئی کہ عراق نے کویت میں ۳۱۲ نوزائیدہ بچوں کو انکیوبیٹر سے نکال کر ہلاک کر دیا ہے۔ یہ واقعہ ان کی رپورٹ کے مطابق سٹی ہاسپٹل میں ہوا۔ اور اسے بار بار دہرایا گیا۔ حتیٰ کہ امریکی کانگرس میں کئی دفعہ اس کا ذکر ہوا۔ اور بعد میں پتہ چلا کہ یہ واقعہ کویت سے بھاگی ہوئی ایک لڑکی جس کی عمر ۱۵ سال کی تھی اور جو کویت کی باشندہ تھی اس نے سنائی ہے۔ وہ کویت کے امریکہ میں سفیر کی بیٹی تھی اور کویت کے شاہی خاندان کا ایک فرد تھی۔ اس نے کانگرس کے سامنے بیان دیتے ہوئے یہ کہانی سنائی۔ یہ کہانی ایسی ہے کہ اگر کسی شخص کے متعلق ۳۱۲ تو کیا دو چار بچوں کے متعلق بھی یہ کہا جائے کہ اس نے انہیں انکیوبیٹر سے نکال کر ان کو موت کے گھاٹ اتار دیا تو یقیناً خون کھولنے لگتا ہے لیکن کویت جیسے چھوٹے سے ملک میں ایک ہسپتال سے ۳۱۲ نوزائیدہ بچوں کو انکیوبیٹر سے نکال کر ہلاک کر دینا تو ظلم کی انتہا کہلا سکتا ہے۔ جونہی یہ کہانی سامنے آئی سیاست دانوں نے مشرق وسطیٰ کے امور کے ماہرین نے، مغربی راہنماؤں نے، اداریہ نویسوں اور کالم نویسوں نے اسے اچک لیا اور اسے بار بار پیش کر کے ساری دنیا کو عراق کے خلاف ابھار دیا۔ کہ جو ملک اس قسم کا ظلم کرتا ہے اسے باقی نہیں رہنا چاہیئے۔ اور ایسے ملک کے صدر کو تو جینے کا حق ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ بات اور ایسی ہی دیگر کئی باتیں صدام کے خلاف اڑائی گئیں۔ جب کویت کو آزاد کرا لیا گیا تو اس کہانی کے متعلق انسانی حقوق کے قیام کی ایک تنظیم کے اینڈریو وٹلے ANDREW WHITLEY جس کا تعلق مڈل ایسٹ واچ تنظیم سے ہے نے اسے خوب کھنگالنے کی کوشش کی۔ اور نتیجتاً بتایا کہ یہ محض جھوٹ اور فریب تھا

لیکن دنیا جانتی ہے کہ فوجی کارروائی کرنے کے لئے ایسی ہی باتوں کی ضرورت تھی۔ اگر یہ باتیں نہ ہوتیں تو دنیا کے جذبات ہرگز صدام اور عراق کے خلاف اس طرح نہ بھڑکتے جس طرح ان دنوں بھڑکتے ہوئے نظر آتے تھے یا کم از کم ان لوگوں کے جذبات جو اس قسم کے پراپیگنڈے کو درست سمجھتے تھے۔

یہ کہانی اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں بھی بار بار پیش کی گئی۔ اور جیسا کہ آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر سیکورٹی کونسل کے ممبروں نے اس کہانی کو درست مان لیا اور یقیناً واقعی انہوں نے مان لیا تو یقیناً وہ عراق کو تباہ کرنے کی قراردادیں ہی پاس کر سکتے تھے۔

کہا جاتا ہے کہ جب امریکہ کی کانگریس میں لڑائی کی قرارداد پر بحث ہوئی تو اس کہانی کا سات مرتبہ ذکر کیا گیا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب کہ امریکہ کی پبلک اور کانگرس کی اس فیصلے پر بٹی ہوئی تھی کہ عراق پر حملہ کیا جائے۔

کہا جاتا ہے کہ امریکہ کے عوام عراق پر حملہ کرنے کے خلاف تھے۔ لیکن کویتی حکومت کی سرپرستی میں کانگریس کے سامنے اس لڑکی کے بیان کی وڈیو تیار کی گئی اور وہ جگہ جگہ دکھائی گئی تاکہ عوام الناس کے جذبات بھڑکیں اور وہ جنگ کی حمایت کریں۔ کینیڈا کی ایک براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے ایک پروگرام تیار کیا جو برطانوی ٹی وی پر دکھایا گیا اس پر ایک کروڑ ڈالر لاگت آئی۔ یہ لاگت امریکہ کے صدر کے انتخابات پر خرچ آنے والی رقم کے برابر ہے۔ اور اسے جنگ کے پراپیگنڈہ کے طور پر استعمال کیا گیا۔ لوگوں نے ان خیالات کو پھیلانے کے لئے یہ ویڈیو مختلف نیوز ایجنسیوں کو دی۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔ جنگ اگرچہ جیتی تو اسلحہ کے ساتھ جاتی ہے۔ لیکن شروع کرنے کے لئے اور جیتنے کے لئے بلکہ جنگ کے بخار کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے پراپیگنڈہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس پراپیگنڈہ کے متعلق بہت کم لوگوں کو علم ہوتا ہے کہ اس میں سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے۔ اور یہ پراپیگنڈہ اس حالت میں پیش کیا جاتا ہے کہ جھوٹ کا پتہ چلانے کا موقعہ ہی نہ ملے۔ یعنی ہر بات جسے پراپیگنڈہ کے طور پر کہا جاتا ہے وہ سچ ہی لگتی ہے۔

کتنا بڑا ظلم ہے یہ کہ انسانیت کے ایک حصے کو تباہ کرنے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلط پراپیگنڈہ کیا جائے اور پھر اس پر حملہ کر کے انسانوں کو جان سے مار ڈالا جائے۔ اور جائیدادوں کو تباہ کر دیا جائے۔ یہی کچھ عراق کے سلسلے میں ہوا۔

عراق میں اسلحہ

عراق اس بات سے انکار کر رہا ہے کہ اس کے پاس ابھی تک کوئی ایسا اسلحہ موجود ہے جسے حد سے زیادہ تباہی پھیلانے والا اسلحہ کہا جا سکے۔ جو کچھ بھی اسکے پاس ہے اسکے خیال میں اسے امن ضروریات کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اسکے باوجود اقوام متحدہ نے اسے ۲۶ مارچ تک کا وقت دیا ہے (تھا) کہ اس دوران وہ ممنوعہ بیلاسٹک میزائل ان کے بنانے کے کارخانے اور ایسی عمارتیں جہاں ان کی مرمت ہوتی ہے ان کو تباہ کرے۔ اس تاریخ کا دیا جانا اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ اگر ایسا نہ کیا جا سکا تو عراق کو جنگ کا سامنا ہوگا۔ یہ تنبیہہ عراق کے ڈپٹی پرائم منسٹر طارق عزیز کو سپیشل کمیشن کے چیف (جو سویڈش ہیں) نے چند روز ہوئے دی تھی اس کمیشن کی ۳۵ رکنی کمیٹی اس وقت بغداد میں موجود ہے۔ اور وہ اس بات کا انتظار کر رہی ہے کہ بغداد اسکے ساتھ تعاون کرتے ہوئے انہیں اسلحہ تباہ کرنے کی اجازت دے۔

واشنگٹن سے بغداد واپس آتے ہوئے نائب وزیر اعظم طارق عزیز نے صرف اتنا کہا تھا کہ ہم سیکورٹی کونسل کے اس ریزولیشن پر جو جنگ بندی سے تعلق رکھتا ہے۔ پوری طرح عمل کریں گے۔ عراق کے انکار کے باوجود اس پر یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ ابھی تک اس کے پاس ممنوعہ بیلاسٹک میزائلز ہیں اور وہ اپنی پوزیشن کو مزید مستحکم کرتا چلا جا رہا ہے۔ اس خصوصی کمیشن کے ممبران کو اس بات کا اصرار ہے کہ بغداد میں اسلحہ کی تباہی کے سلسلے میں جو کچھ بھی کیا جائے وہ اس کمیشن کے لئے تسلی بخش ہونا چاہیئے۔ صدر بش نے گذشتہ روز کہا کہ اگر صدر صدام نے اقوام متحدہ کا کہا نہ کیا تو وہ مختلف متبادل امور سوچیں گے۔ جس کا دراصل یہ مطلب تھا کہ وہ جنگ کی تیاری کریں گے۔ چنانچہ برطانیہ کے وزیر اعظم نے بھی کہا کہ اگر فوجی حملہ کیا گیا تو وہ امریکہ کا ساتھ دیں گے

برمی مسلمان

جیسا کہ قارئین جانتے ہیں برما سے ہزاروں ہزار مسلمان بنگلہ دیش پہنچ چکے ہیں اور ابھی مزید وہاں سے جا رہے ہیں ان کا کہنا ہے کہ برما میں ان پر تشدد کیا جاتا ہے۔ برما کا دعویٰ یہ ہے کہ یہ لوگ ہمارے شہری نہیں ہیں اور غیر ملکی ہونے کے باوجود یہاں پر امن وامان سے زندگی گذارنا نہیں چاہتے ان کا کہنا ہے کہ ان لوگوں کو واپس اپنے ملک میں چلے جانا چاہیئے۔ یا جہاں بھی ان کے سینگ سمائیں۔

اقوام متحدہ نے برما کے اس دعوے کو مسترد کر دیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ جو لوگ ایک لمبے عرصے تک کسی ملک میں رہ رہے ہیں وہ چاہے وہاں اقلیت ہی کیوں نہ ہوں اسی ملک کے باشندے تصور ہونے چاہئیں۔ اگر اس طرح ملکوں نے اپنی اقلیتوں کو ملک بدر کرنا شروع کر دیا تو ساری دنیا میں فساد برپا ہو جائے گا۔ انہوں نے اصرار کے ساتھ ان لوگوں کو غیر ملکی کہا ہے اور اس بات کو برملا دنیا کے سامنے رکھا ہے کہ وہ ان لوگوں کو واپس اپنے ملک میں لینے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین ان ہزاروں ہزار مہاجرین کے لئے خورد و نوش کا سامان ہوائی جہاز کے ذریعے بنگلہ دیش بھیجیں گے۔ یہ کام چند روز میں شروع ہو جائے گا اور مون سون کی بارشوں کے شروع ہونے سے پہلے مکمل کر لیا جائے گا۔ ان مہاجرین نے برما کی فوج پر یہ الزام بھی لگایا ہے کہ وہ مسلمانوں کے قبرستانوں کو بستیوں میں تبدیل کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید ناروا زیادتیوں اور قتل کا بھی الزام لگایا ہے۔

یہ مہاجرین برما کے مغربی حصے سے بنگلہ دیش میں داخل ہوئے ہیں۔ ایک ۲۵ سالہ مہاجر نے کہا کہ ہمارے ملک میں تو اب ہماری قبریں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ان مسلمانوں کو روہنگیان ROHINGYAN کہا جاتا ہے اور برما کا یہ دعویٰ ہے کہ یہ لوگ برما کے شہری نہیں ہیں۔ اسی بنا پر برما کی فوج نے ان کے خلاف تشدد کی کارروائیاں شروع کی ہوئی ہیں۔ تاکہ وہ جلد از جلد برما چھوڑ کر کہیں اور چلے جائیں۔

اعلان داخلہ

نصرت جہاں اکیڈمی کی کلاسز نہم و دہم میں داخلہ کے خواہشمند طلباء داخلہ فارم و پراسپکٹس دفتر سے حاصل کریں۔

نہم — آرٹس و سائنس مضامین
دہم — سائنس

داخلہ ٹیسٹ ۱۱ اپریل ۱۹۹۲ء کو ہوگا۔ مزید تفصیلات دفتر اکیڈمی سے معلوم کریں۔

(پرنسپل)

چاند نگر

چاند نگر میں بسنے والی بُڑھیا چرخہ کاتے
ہم، بچّوں کو صدیوں سے یہ بات رہے بتلاتے

وہ ضِد کرتے ہاتھ لگا کر دیکھیں گے یہ کیا ہے
ہمک ہمک کر ننھّے ننھّے بازو وہ پھیلاتے

کون وہاں لے جائے اُن کو کیسے ہاتھ لگائیں
چاند کو چندا ماموں کہہ کر ہم اُن کو پرچاتے

گاہے چندا ماموں کی دُوری کی بات بنا کر
پیار کی ہلکی ہلکی آنچ پہ خود ہی بُور پکاتے

تھالی کی اور پیالی کی پھر بات سُنا کر اُن کو
چاند نگر میں جانے کی خواہش کو اور بڑھاتے

لیکن اَب جو لوگ پہنچ پائے ہیں چاند نگر میں
ہم نے چاہا تھا وہ بُڑھیا کا کچھ حال سُناتے

چاند کو کیسا لگتا ہے بچّوں کے ماموں بن کر
بچّوں کو وہ گود میں لے کر ہنستے اور ہنساتے

لیکن وہ کہتے ہیں کوئی بُڑھیا ہے نہ چرخہ
اپنے آپ کو ماموں بھی اب چاند نہیں کہلاتے

مٹّی اور پتھر کا تودہ، بے صورت، ویران
مائیں کہتی ہیں یہ کیوں کہلائیں ماموں جان

نسیم سیفی

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الثالث) فرماتے ہیں:۔
"اگر تم قرآن کریم کا غور سے مطالعہ کرو گے۔ اس کو سمجھو گے، اس کے علوم کے حصول کے لئے اپنے رب سے دعائیں کرتے رہو گے تو تمہیں وہ علوم عطا کئے جائیں گے کہ دنیا کے سارے عالم تمہارے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکیں گے۔" (خطبہ جمعہ۔ الفضل ۱۷ اگست ۱۹۶۶ء)
رمضان شریف کے بابرکت ایام کلام پاک سے بھرپور استفادہ کرنے کا سنہری موقعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔
(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

از میلو ۔ ربوہ کے

ڈیپریشن

مکرم و محترم جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل ربوہ

امید ہے کہ آپ بفضل تعالیٰ خیریت سے ہوں گے۔ خدا تعالیٰ آپ کو بے پناہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان اخبار الفضل کے معیار کو بلند کرنے اور اسے مزین کرنے کے سلسلہ میں آپ جو کردار ادا کر رہے ہیں اس کی تمام جماعت معترف ہے اور دعاگو ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کو نہ صرف یہ معیار برقرار رکھنے بلکہ مزید بلند کرنے کی استعداد بخشے۔

دیکھتے ہوئے کہ الفضل اب مختلف قسم کے سائنسی، طبی، ادبی اور جغرافیائی امور کو بھی مناسب کوریج (COVERAGE) دے رہا ہے میں آپ کو اشاعت کی خاطر ایک عام نفسیاتی مرض ڈپریشن پر ایک مختصر سا آرٹیکل بھیج رہا ہوں۔ ڈپریشن کے سلسلہ میں پہلے بھی الفضل میں متعدد مضامین شائع ہو چکے ہیں جن سے قارئین کو بڑی بیش قدر معلومات حاصل ہوئی ہیں۔ یہ ایک ایسا مرض ہے جس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات ڈپریشن کے مریضوں کے لئے بالخصوص اور عام لوگوں کے لئے بالعموم بہت مفید ثابت ہوتی ہیں میں خود بھی ڈپریشن کا مریض رہا ہوں اور اس حیثیت سے میں متعدد ملکی اور غیر ملکی ماہرین نفسیات سے ملا ہوں اور یہ مختصر سا آرٹیکل بھی میں نے اپنی کیفیت اور ان ماہرین کی آراء کی روشنی میں مرتب کیا ہے اور میں یہ امید کرتا ہوں کہ یہ ڈپریشن کے ضمن میں قارئین کی آگاہی (AWARENESS) میں قابل لحاظ حد تک اضافہ کا موجب بنے گا۔

دراصل روزمرہ زندگی میں انسان مختلف قسم کی پریشانیوں، تفکرات، تناؤ، بے چینی اور کشاکش سے کثرت سے دوچار ہوتا ہے۔ بالخصوص موجودہ دور میں ان میں اور بھی زیادتی آگئی ہے۔ قدرت نے انسانی دماغ میں ایسے خلیے (CELLS) پیدا کر رکھے ہیں جو ان پریشانیوں کے اثرات کو تیزی سے ختم کر دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب انسان کو کوئی صدمہ پہنچتا ہے تو وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ اس کا تناؤ (STRESS) بتدریج کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اس فطری نظام کی بدولت کچھ عرصہ کے بعد صدمہ وغیرہ کے تمام اثرات کم و بیش ختم ہو جاتے ہیں۔ صدمہ کی شدت کے اعتبار سے جلد یا بدیر انسان کی نارمل کیفیت بحال ہو جاتی ہے۔

اگر انسان اپنی نفسیاتی ساخت یا مخصوص ماحول کی وجہ سے مسلسل تناؤ اور ذہنی دباؤ کا شکار رہے تو یہ خودکار فطری نظام بھی غیر مؤثر ہونا شروع ہو جاتا ہے کیونکہ تناؤ اور دباؤ کا مسلسل مقابلہ کرنے کے نتیجے میں ان خلیوں (CELLS) کا اچھا خاصا تناسب صرف ہو جاتا ہے۔ نتیجتاً حالت یہ ہو جاتی ہے کہ معمولی قسم کے صدمے کے اثرات کو دور کرنا بھی اس نظام کے لئے ممکن نہیں رہتا اور انسان کی معمولی پریشانیاں مستقل طور پر انسان کو اپنی آہنی گرفت میں لے لیتی ہیں اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔ اس کیفیت کے دوسرے جسمانی اعضاء پر بھی بڑے نقصان دہ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر شدید ڈپریشن کی مناسب تشخیص اور علاج نہ کروایا جائے تو ذیابیطس (DIABETES) اور تپ دق جیسے خطرناک امراض لاحق ہو سکتے ہیں۔

طویل پریشانیوں یا تناؤ کے علاوہ بعض اور عوامل بھی ڈپریشن کا باعث بن سکتے ہیں مثلاً کسی قریبی عزیز کی وفات، روزگار سے محرومی یا اس قسم کا واقعہ جس کے مضمرات سنگین ہوں۔ کیونکہ اچانک ہمہ گیر قسم کا صدمہ بھی اس ذہنی خودکار نظام کو ناکارہ (BREAK DOWN) کر دیتا ہے۔

جہاں تک ڈپریشن کی تشخیص کا تعلق ہے تو اس کے لئے میڈیکل سائنس میں کوئی جدید طریقہ (ADVANCE METHOD) موجود نہیں اور ڈاکٹر کو صرف مریض کی فراہم کردہ تفصیلات سے ہی بیماری کا تعین کرنا ہوتا ہے اور دوسری طرف ڈپریشن کی علامات بڑی متغیر اور مبہم ہوتی ہیں اور بعض اوقات مریض اسے کلیۃً جسمانی عارضہ سمجھ کر ذہنی امراض کے ماہر (PSYCHIATRIST) سے مشورہ ہی نہیں کرتا اور عام فزیشن ان جسمانی علامات کو مدنظر رکھ کر ادویات تجویز کر دیتے ہیں جو کہ مریض کے لئے چنداں مفید ثابت نہیں ہوتیں۔

لہٰذا مندرجہ ذیل علامات کی موجودگی کو ڈپریشن کے تناظر میں دیکھتے ہوئے ماہر امراض نفسیات سے مشورہ کرنا چاہیئے تاکہ دیگر ممکنہ پیچیدگیوں سے بچا جا سکے۔

۱۔ مستقل پریشانی اور افسردگی کی سی کیفیت۔

۲۔ روزمرہ سرگرمیوں میں عدم دلچسپی۔

۳۔ بھوک میں نمایاں کمی، وزن کا تیزی سے کم ہونا اور کمزوری کے آثار نمایاں ہونا۔

۴۔ توجہ میں خلل پڑنا (مطالعہ کی صورت میں توجہ کا مرکوز نہ ہو سکنا) اور یادداشت کی کمزوری۔

۵۔ کام کرنے کی صورت میں کارکردگی پہلے کی نسبت ناقص ہونا۔

۶۔ بے خوابی: نیند کا دیر سے آنا اور جاگ کا بہت جلدی آنا۔

۷۔ علامات کی شدت کی صورت میں خودکشی کے امکان کا جائزہ لینا۔

اب حیرت انگیز طبی پیش رفت کی بدولت ڈپریشن سو فیصد قابل علاج مرض ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ مریض اپنی علامات واضح طور پر ڈاکٹر کو بتائے اور تب ہی ڈاکٹر صحیح تشخیص کر پائے گا۔ ڈپریشن کا مریض ابتدائی علاج کے نتیجے سے ہی صحت یابی کی طرف مائل ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اپنی قوت عمل اور مستعدی دوبارہ حاصل کر لیتا ہے۔

ڈپریشن کے سلسلہ میں نہایت ضروری بات یہ ہے کہ ڈاکٹر سے صرف اسی صورت میں مشورہ کرنا چاہئے اگر مرض تین چار ہفتے تک بہتری کی طرف مائل نہیں ہوتا کیونکہ اکثر و بیشتر یہ دو تین ہفتوں میں خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر عمومی صحت بھی متاثر ہونا شروع ہو جائے اور کوشش کے باوجود اس پر قابو پانا مشکل ہو جائے تو فوراً کسی ذہنی امراض کے ماہر سے مشورہ کرنا چاہیئے۔

گھر میں ڈپریشن کے مریض کے ساتھ دیگر افرادِ خانہ کا سلوک اور رویہ مریض کی صحت یابی کے ضمن میں کلیدی کردار ادا کر سکتا ہے مثلاً مریض کی حوصلہ افزائی کی جائے کہ وہ اپنی نارمل زندگی جاری رکھے۔ اس کے اندر احساس پیدا کیا جائے کہ گھر میں اس کی مسلمہ اہمیت ہے اور اس سے مہر و محبت کا برتاؤ کیا جائے۔

اگر مریض کا ڈپریشن معتدل ہے یا ابھی ابتدائی مراحل میں ہے تو حسب ذیل تدابیر کے اختیار کرنے سے اس سے چھٹکارا پایا جا سکتا ہے:۔

۱۔ تعمیری کام کے ذریعے ڈپریشن کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے کیونکہ ڈپریشن سستی اور جمود پر پرورش پاتا ہے اور عمل (ACTION) اس کا اساسی دشمن ہے۔ قوت عمل پیدا کرنے کے لئے اپنے آپ کو متحرک اور منظم کرنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے کیونکہ ایسے انسان کے لئے چھوٹا کام بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔

۲۔ ڈپریشن پر غلبہ پانے کے ضمن میں خدمت خلق اور فلاح عامہ کے کام بھی بڑا فیصلہ کن کردار ادا کرتے ہیں۔ رضاکارانہ کام، قومی خدمت اور عوامی بہبود جیسی خدمات انجام دینے سے آدمی کو راحت اور تسکین حاصل ہوتی ہے جو کہ دافع ڈپریشن کا کام دیتی ہے۔

۳۔ اپنی روزمرہ مصروفیات میں فرحت و انبساط کو شامل کرنا چاہیئے کیونکہ تفریحی مشاغل کا ترک کرنا بھی معاملات کو بگاڑتا ہے۔ دوستوں کے ساتھ کچھ وقت گذارنا چاہیئے، کسی نئے فن میں دلچسپی لینی چاہیئے۔ اور پرلطف سرگرمیوں مثلاً پکنک منانا موسم کی مناسبت سے فطرت کی فرحت آفرینیوں سے لطف اندوز ہونا وغیرہ سے دل بہلانا چاہیئے۔

۴۔ باقاعدہ ورزش بھی ڈپریشن جیسی بیماری کے خلاف ایک کارآمد ہتھیار ہے۔

سائنسدانوں کا خیال ہے کہ مختلف قسم کی ورزشیں ۔ سائیکلنگ، سوئمنگ واکنگ اور جاگنگ ۔ انسان کی خود اعتمادی کا احساس، تمکنت اور توانائی میں اضافہ کا باعث بنتی ہیں۔ تناؤ اور اضطراب کو کم کرتی ہیں جو کہ ڈپریشن کا باعث بنتا ہے۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل فرماتے ہیں:۔

"اللہ کو بہت یاد کرو۔ ہر وقت دعا میں لگے رہو اور اپنی حالت کو تبدیل کرنے کی کوشش کرو۔ تم اس وقت دوسری قوموں کے لئے نمونہ ہو۔ پس اپنے تئیں نیک نمونہ بناؤ۔ امام ابو حنیفہؒ ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے۔ ایک لڑکے کو دیکھا جو کیچڑ میں دوڑا دوڑا جا رہا ہے۔ آپ نے اسے فرمایا کہ دیکھو میاں لڑکے کہیں پھسلتے ہو۔ لڑکے نے کہا آپ اپنا خیال رکھئے کیونکہ میں پھسل گیا تو خیر مجھے تکلیف ہوگی مگر آپ کے پھسلنے سے ایک جہان پھسلے گا۔ امام ابو حنیفہؒ کہتے ہیں اس سے بہتر کسی کی نصیحت نے مجھ پر اثر نہیں کیا اور پھر ہے بھی سچ اِذَا فَسَدَ الْعَالِمُ فَسَدَ الْعَالَمُ۔ اسی طرح تمہاری لغزش کا اثر صرف تمہیں تک محدود نہیں بلکہ دور تک جاتا ہے۔ پس سوچ سمجھ کر قدم اٹھاؤ۔ حضرت صاحب کے زمانہ میں آپ کے سامنے کسی نے کہا کہ فلاں آدمی میں یہ عیب ہے فرمایا کیا تو نے اس کے لئے چالیس روز رو رو کر دعا کر لی ہے جو مجھ سے شکایت کرتا ہے۔ میرا دوست اگر ملے اور اس نے شراب بھی پی ہو تو میں اسے خود اٹھا کر کسی محفوظ مکان میں لے جاؤں اور پھر اس کی اصلاح کر دوں۔"

(خطبات نور جلد دوم صفحہ ۲۵، ۲۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ
یوسف سہیل شوق

فضل عمر ہسپتال میں ناک کان گلا کے شعبہ کا قیام

فضل عمر ہسپتال ربوہ نے ترقی کی ایک اور منزل طے کی ہے ۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ کان ناک اور گلا کے ماہر سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحب نے کام کا آغاز کر دیا ہے اور علاج کے علاوہ آپریشن بھی شروع کر دیئے ہیں ۔

فضل عمر ہسپتال کے ایڈمنسٹریٹر مکرم کرنل ریٹائرڈ ایاز محمود احمد خان صاحب نے بتایا کہ فضل عمر ہسپتال میں ماضی قریب میں جو توسیع کی گئی ہے اس کے بعد اب یہاں پر چار خصوصی شعبے یعنی میڈیکل ، سرجیکل ، آنکھ اور خواتین کی امراض کا شعبہ (گائنی) اور پانچواں شعبہ یعنی دانت کے علاج کا شعبہ کام کر رہا تھا ۔ مریضوں کی بہت بڑی اکثریت کو ہر قسم کا علاج جس میں میجر آپریشن بھی شامل ہیں ، میسر تھا ۔ لیبارٹری کو وسعت دی گئی ہے ۔ آپریشن تھیٹر کو وسیع کرنے کا کام جاری ہے ۔ توسیع کے بعد آپریشن تھیٹر دگنا ہو جائے گا ۔ اس صورت حال میں ایک اہم شعبہ یعنی ناک کان اور گلا کے شعبے کی کمی بڑی شدت سے محسوس ہو رہی تھی کیونکہ روزانہ قریباً ۳۰ ۔ ۳۵ مریض ایسے آتے تھے جن کا صحیح علاج ناک کان اور گلا کے سپیشلسٹ ڈاکٹر ہی صحیح طور پر کر سکتے تھے ۔ اگرچہ اس ضرورت کو جزوی طور پر محترم کرنل ڈاکٹر طاہر احمد صاحب پورا کر رہے تھے وہ چند ماہ کے بعد آتے ہیں اور اب بھی ان کی آمد کا سلسلہ جاری ہے لیکن اس شعبہ کی ہمہ وقتی ضرورت بہرحال مسلم تھی ۔ چنانچہ اب مکرم ڈاکٹر صلاح الدین الوبی صاحب اعلیٰ تعلیم اور تجربہ حاصل کرنے کے بعد فضل عمر ہسپتال میں آگئے ہیں اور اس طرح سے یہ ایک نیا شعبہ فضل عمر ہسپتال میں قائم ہو گیا ہے ۔

مکرم ڈاکٹر صلاح الدین الوبی صاحب نے بتایا کہ انہوں نے ۵ سال قبل ایم بی بی ایس کیا تھا ۔ اس کے بعد انہوں نے گنگا رام ہسپتال ، شیخ زید ہسپتال ، پھر چند ماہ فضل عمر ہسپتال اور پھر شالیمار ہسپتال ، لاہور میں ناک کان گلا کے شعبوں میں کام کر کے قیمتی تجربہ حاصل کیا ۔ اب انہوں نے اس شعبے کی اعلیٰ ڈگری یعنی ڈی ایل او اور ایم سی پی ایس حاصل کر کے سپیشلسٹ کا مقام حاصل کر لیا ہے ۔

مکرم ڈاکٹر صلاح الدین الوبی صاحب نے بتایا کہ ان کے شعبے میں ناک کان اور گلا کے مریضوں کو بہترین علاج کی سہولت حاصل ہو گی ۔ ہسپتال میں آنے والے مریضوں کی اکثریت انہی بیماریوں میں مبتلا ہوتی ہے عام طور پر عام میڈیکل آفیسر ان کا علاج کرتے ہیں ۔ مگر چند ایک مریض ایسے ہوتے ہیں جن کو سپیشلسٹ ڈاکٹر کے علاج کی ضرورت ہوتی ہے ۔ انہوں نے بتایا کہ عام طور پر جو بیماریاں اس شعبے سے متعلق ہوتی ہیں ۔ ان میں سائنو سائٹس SINOCITIS یعنی ناک کی ہڈیوں کی انفیکشن ، کان کی سوزش وغیرہ یعنی OTITIS MEDIA اور گلے کی بیماریاں یعنی ACUTE اور CHRONIC ٹانسلائٹس اور گلے کے پیچھے کے غدود ADENOID کی بیماریاں شامل ہیں ۔ ناک کی بیماریوں میں ناک کا بند ہو جانا عموماً بچوں میں زیادہ دیکھا جاتا ہے ۔ اس قسم کی بیماریوں میں صحیح تشخیص بڑی اہم ہے ۔ تاکہ ان کو صحیح علاج مہیا کیا جا سکے اور بیماریوں کی پیچیدگیوں سے ۔ بچا جا سکے ۔

مکرم ڈاکٹر صلاح الدین ایوبی صاحب نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ وہ ناک ، کان اور گلا کا ہر قسم کا آپریشن کرنے کی بھی مہارت اور تجربہ رکھتے ہیں ۔ جن میں گلے کے ٹانسلز کا آپریشن ، ناک کی ہڈی کے ٹیڑھا ہونے کا آپریشن پھر SINOCITIS کا آپریشن ۔ یہ تمام قسم کے آپریشن اب اللہ نے چاہا تو فضل عمر ہسپتال میں تسلی بخش طور پر ہوا کریں گے ۔ اس شعبے میں بعض اوقات ہنگامی صورتحال کے مریض بھی لائے جاتے ہیں مثلاً گلے میں ہڈی پھنس جانا ، یا بچوں وغیرہ کا سکہ گلے میں پھنسا لینا ۔ یہ ایسی صورتحال ہے جس میں ایمرجنسی آپریشن کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اللہ نے چاہا تو یہ آپریشن بھی ہنگامی طور پر کئے جا سکیں گے ۔

مکرم ڈاکٹر صلاح الدین ایوبی صاحب نے بتایا کہ ربوہ میں اکثر اوقات ٹانسلائٹس ایڈی نوئیڈ اور کان کے پردے کی بیماریوں کے مریض زیادہ آتے ہیں ۔ یہاں پر الرجی بھی عام ہے ۔ مکرم کرنل طاہر احمد صاحب نے ایک دورے میں ۲۳۵ ، مریض تک دیکھے ہیں اس سے اس شعبے میں مریضوں کی تعداد کا اندازہ کیا جا سکتا ہے ۔

کان ناک گلے کا شعبہ فی الحال سرجیکل آؤٹ ڈور میں قائم کیا گیا ہے ۔ ہفتہ اور سوموار کو آپریشن کے دن ہوں گے باقی دنوں میں عام مریضوں کو دیکھا جائے گا ۔

ڈاکٹر صاحب نے احتیاطی تدابیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ناک کان گلے کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ ٹھنڈی اور کھٹی چیزوں کے کھانے سے پرہیز کیا جائے ۔ خصوصاً زیادہ مقدار میں ایسی چیزیں کھانے سے عموماً گلے کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ۔ گرد و غبار سے بھی ممکنہ حد تک بچا جائے ۔

کان کے بارے میں احتیاطی تدابیر کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب موصوف نے بتایا کہ جب بھی کان میں درد ہو یا کان درد سے بخار ہو جائے تو فوراً سپیشلسٹ ڈاکٹر کو دکھایا جائے ۔ بچوں میں کان درد سے پاخانے پر اثرات ہو جاتے ہیں ۔ اس میں اگر تاخیر ہو جائے تو کان کے پردے میں سوراخ ہو جاتے کا خطرہ ہوتا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ کان میں کوئی چیز نہیں ڈالنی چاہیئے ۔ کان کو صاف رکھنے کا قدرت کا اپنا انتظام موجود ہے اس سے کان از خود صاف ہوتا رہتا ہے ۔ کان کو کھرچ کھرچ کر یا کوئی نوکیلی چیز ڈال کر کان صاف کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔

اسی طرح جب کان ناک یا گلا خراب ہو تو تیراکی نہیں کرنی چاہیئے ۔ جب کسی کو ہوائی سفر درپیش ہو اور اس کا ناک بند ہو تو سفر سے پہلے یا سفر کے دوران ناک میں قطرے والی دوائی ڈال کر ناک کو کھلا رکھنا ضروری ہے ورنہ فضائی سفر خطرناک ہو سکتا ہے ۔ ایسے مریض کو فضائی سفر کے دوران سونا نہیں چاہیئے ۔ ایسے مریض کو چاہیئے کہ وہ دوران سفر ناک کو انگلی سے سختی سے دبا کر اور منہ بند کر کے ہوا باہر کو نکالے ۔ یہ ہوا کان کے پردے پر اثر کرے گی اس سے فائدہ ہوگا ۔

دوران سفر ایسے مریضوں کو یہ عمل بار بار دہراتے رہنا چاہیئے ۔ اسی طرح ایسے مریض کو چیونگم چباتے رہنا چاہیئے اس سے کان کی ٹیوبز میں ہوا بھرتی رہتی ہے جس سے یہ ٹیوبز کھلی رہتی ہیں اور تکلیف کا موجب نہیں بنتیں ۔

بقیہ : ص۱ سے آگے

میں ان تمام صفات حسنہ کا بھی ذکر آگیا جن کا موسموں کے تغیر و تبدل سے تعلق ہے اور موسموں کے تغیر و تبدل کے ساتھ بہت گہرے مضامین وابستہ ہیں ۔ بے شمار صفات کا اس سے تعلق ہے تو اپنے علم کے مطابق ہم ربوبیت کے نئے مضامین پر اطلاع پا سکتے ہیں اور جتنا ہم علم بڑھائیں گے اتنا ہی زیادہ ہم دنیا میں خدا تعالیٰ کی سیر کریں گے ۔ "سیر فی اللہ" جو صوفیوں کی اصطلاح ہے ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی ذات میں سیر کرو ۔ باہر کی سیر تو ایک سیر ہوتی ہے لیکن اس سیر کا کوئی فائدہ نہیں ۔ (زمین میں چلو پھرو) کا کوئی فائدہ نہیں اگر انسان "سیر فی اللہ" کے لائق نہ بن سکے ۔ پس دنیا کی سیر کریں لیکن مزے خدا کے اٹھائیں ۔ اگر دنیا کی سیر کر کے دنیا ہی کے مزے اٹھا کر رہ جائیں گے تو آپ کی ساری زندگی بیکار جائے گی ۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵؍ مارچ ۱۹۹۱ء)

بقیہ : ص۳ سے آگے

تو بندے کی پہلی پکار پر ہی اس کی دعا قبول کر لے مگر اکثر ایسا نہیں ہوتا بلکہ خدا کی یہ سنت ہے کہ وہ بندے کے صبر اور استقامت کو بھی آزماتا ہے اور بعض اوقات لمبا سلسلہ دعاؤں کا چلنے کے بعد قبولیت کا وقت آتا ہے بلکہ بعض بزرگوں کے متعلق تو یہاں تک لکھا ہے کہ انہوں نے بیس بیس سال مسلسل دعا کی اور پھر کہیں جا کر ان کی دعا قبول ہوئی لیکن اس زمانہ کی کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے خدا نے فرمایا ۔ آخری زمانے میں جنت (۔) کے قریب کر دی جائے گی ۔ اس لئے شائد وہ اب لوگوں کو اتنا نہ آزمائے جتنا کہ پچھلے لوگوں کو آزمایا گیا ۔ مگر کچھ نہ کچھ صبر اور استقامت کا نمونہ تو بہرحال دکھانا ہو گا ۔

دعا کے متعلق یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اکثر فرمایا کرتے تھے دعا کے معاملہ میں خدا کا سلوک اپنے بندوں کے ساتھ دوستانہ رنگ کا ہوتا ہے ۔ کبھی وہ اپنے بندوں کی بات مان لیتا ہے اور کبھی ان کی تربیت کے لئے اپنی بات منواتا ہے ۔ پس اگر خدا کسی دعا کو رد کر دے تو اس پر دلگیر مت ہو اور صبر اور شکر سے کام لو ۔ اور یقین رکھو کہ اسی میں تمہاری بہتری تھی ۔ دیکھو ایک نادان بچہ بسا اوقات آگ کے خوبصورت اور روشن شعلوں کو دیکھ کر ان کی طرف شوق سے لپکتا ہے مگر ماں باپ اسے روک دیتے ہیں اور وہ ان کے روکنے پر روتا بھی ہے مگر وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے ۔ پس اگر کوئی دعا رد ہو جائے ۔ تو اس پر خدا سے تعلق نہ توڑو بلکہ اور زیادہ مضبوط کرو کیونکہ خدا مستقبل کی باتوں کو جانتا ہے اور تم نہیں جانتے اور وہ تمہاری بہتری کو تم سے زیادہ سمجھتا ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ تین وفاقی وزراء اور اے این پی کی قیادت میں طویل مذاکرات کے بعد اے این پی نے حکومت کا بائیکاٹ کا فیصلہ واپس لے لیا ہے ۔ وفاقی وزراء نے پشاور میں ہونے والی تقاریر پر معذرت کی ۔ وفاقی وزیر نثار علی خان نے وزیراعظم کی طرف سے افسوس کرتے ہوئے یقین دلایا کہ اس حرکت کے کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی ۔

○ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ نے اے این پی کے خلاف تقاریر پر معذرت کرتے ہوئے کہا کہ باچا خان جدوجہد آزادی اور علمی خدمات کے باعث بہت اونچا مقام رکھتے ہیں ۔ نشتر ہال میں جو کچھ ہوا وہ مناسب نہیں تھا ۔ ہم اس کا نوٹس ضرور لیں گے ۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ محمد خان جونیجو نے وزیر اعظم کو ملاقات میں بتایا کہ موجودہ صورت حال اے این پی کی پیدا کردہ ہے ۔ انہوں نے کہا کہ اے این پی مسلم لیگ اور اس کے بانی کے خلاف ایک عرصہ سے غلیظ زبان استعمال کر رہی ہے ۔ وہ حکومت کے وسائل سے سرحد میں چوراہوں کے نام باچاخان سے منسوب کر رہی ہے اور ان کی مورتیاں بنا رہی ہے

○ ضلع سنٹرل پولیس کراچی نے موٹر سائیکلیں چوری کرنے والے ۵ پولیس اہلکار اور انکے ساتھی گرفتار کرلئے اور ان کے قبضہ سے ۸۰ موٹر سائیکلیں برآمد کرلیں۔

○ ربوہ میں چنیوٹ آنے جانے کے لئے لوکل ٹرینیں چلانے کا اہتمام کیا جارہا ہے باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ لوگوں کی تکلیف کو مدّنظر رکھتے ہوئے انتظامیہ کوشش کر رہی ہے کہ محکمہ ریلوے ربوہ اور چنیوٹ کے درمیان لوکل ٹرین چلائے جس سے لوگوں کی کافی حد تک پریشانی ختم ہو سکتی ہے ۔

○ مسلم لیگ کے چیف آرگنائزر محمد اعجاز الحق نے کہا ہے کہ اے این پی کے رہنما ویسے ہی جذباتی ہو گئے ہیں ۔ انہوں نے میرے اور میرے والد کے خلاف جو گندی زبان استعمال کی ہے اس کی انہیں معافی مانگنی ہوگی ۔ انہوں نے کہا کہ قائد اعظم اور پاکستان کو گالی دینے والوں کی گدی سے زبان کھینچ لیں گے ۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے سیکرٹری میاں افتخار حسن نے کہا ہے کہ جونیجو گروپ نے نواز شریف حکومت کو کمزور کرنے کی سازش کی ہے ۔

○ وائس آف امریکہ کو انٹرویو دیتے ہوئے جماعت اسلامی کے نائب امیر پروفیسر غفور نے کہا ہے کہ آئی جے آئی کا وجود صرف کاغذ پر ہے ۔ اتحاد غیر مؤثر اور مستقبل غیر واضح ہے ۔ نواز شریف فیصلے خود کرتے ہیں اور زیادہ تر انحصار سرکاری وسائل اور اپنے اختیارات پر کرتے ہیں ۔

○ کوئٹہ میں علماء نے ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور مصنوعی حج پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا ہے ۔ تربت میں سخت کشیدگی کے بعد علماء سمیت چار سو افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔

○ بھارت کے سرحدی حکام نے چار پاکستانی فوجیوں کو گرفتار کیا ہے ۔ جن میں ایک میجر ایک کپتان ایک نائب صوبیدار اور ایک ڈرائیور شامل ہیں ۔ آئی ایس آئی کے یہ افسر ایک جیپ میں شکار کھیلتے ہوئے غلطی سے بھارتی سرحد کے سو میٹر اندر راستہ بھول کر چلے گئے تھے ۔ بھارت کا کہنا ہے کہ یہ لوگ جاسوسی کے لئے آئے تھے ۔

○ گلگت کے علاقے میں پولیس پارٹی پر ایک گروہ نے فائرنگ کر کے چار اہلکار زخمی کر دیئے اس واقعہ کے بعد پولیس نے ۶۵ افراد کو گرفتار کر لیا ہے ۔

○ چنیوٹ کے قریب دریائے چناب میں دو روز قبل اچانک طغیانی آنے کے باعث نیا بننے والا کشتیوں کا پل دریا کی طوفانی لہروں کے ساتھ بہہ گیا تھا ۔ ماہرین کی ٹیم نے چنیوٹ پہنچ کر موقعہ کا معائنہ کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ اب پانی کے اس ریلے کے ختم ہونے کے بعد محکمہ ہائی ویز خود دوبارہ پل تیار کرے گا ۔

○ ڈسکہ اور گردونواح میں ژالہ باری سے گندم اور سورج مکھی کی فصلیں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں ۔ تقریباً دو گھنٹے ژالہ باری ہوئی جس سے تقریباً تین سے چار انچ برف صبح تک کھیتوں میں پڑی رہی ۔

○ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ عید الفطر کی تعطیلات ۴ اپریل سے ۶ اپریل تک ہوں گی ۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکہ نے خبردار کیا ہے کہ اگر چین نے لیبیا کے خلاف قرارداد ویٹو کی تو تجارتی مراعات ختم کر دیں گے ۔ خیال کیا جاتا ہے کہ امریکی دھمکی کے بعد چین لیبیا کے خلاف قرارداد کو ویٹو نہیں کرے گا ۔

○ جنوبی افریقہ کے صدر ڈی کلارک کے بیٹے نے دوستوں کے طعنوں سے تنگ آ کر اپنی مخلوط نسل کی محبوبہ سے علیحدگی اختیار کر لی ہے

○ شمالی آئرلینڈ میں رائل کنسٹیبلری کی گاڑی پر مارٹر شیل گرنے سے دو پولیس افسر زخمی ہو گئے ۔ پولیس کا خیال ہے کہ یہ حملہ آئرش ری پبلک آرمی نے کیا تھا ۔

○ گذشتہ روز مغربی برما میں ایک شدید زلزلہ آیا ۔ فوری طور پر زلزلے سے جانی و مالی نقصان ہونے کی مصدقہ اطلاعات نہیں ملیں ۔ لیکن ۵٫۵ کی رفتار سے آنے والا زلزلہ ماہرین کے مطابق ضرور تباہی مچاتا ہے ۔

○ بھارتی پنجاب میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران تشدد کے واقعات کے دوران انتہا پسند سکھوں کے ہاتھوں تین خاندانوں کے دس افراد اور اندرا کانگریس کے ایک لیڈر سمیت کم از کم ۴۲ افراد مارے گئے ۔

○ روس ایران کو تین جدید آبدوزیں فروخت کرے گا ۔ آبدوزیں روسی عملہ ایران پہنچائے گا ۔ کیونکہ ایران خود انہیں لانے میں تذبذب کا شکار ہے ۔

○ جمعہ کے روز ہزاروں ایرانیوں نے فلسطینیوں کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کے طور پر احتجاجی مظاہرہ کیا ۔

○ مقبوضہ کشمیر میں گذشتہ روز مکمل ہڑتال رہی ۔ سرینگر میں تمام بازار بند رہے ۔ تمام سرکاری و نیم سرکاری اور پرائیویٹ دفاتر بند رہے ۔ تعلیمی ادارے کارخانے اور ٹرانسپورٹ کا سلسلہ بھی بند رہا ۔

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز ۔ پوٹینسیاں اور بایوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں ، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں ۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون ۷۱ ، ۶۰۶

پی آئی اے کا ہوائی سفر

گذشتہ سال یورپین ممالک اور امریکہ وغیرہ جانے والے احباب کو PIA میں زیادہ رش ہونے کے باعث سیٹیں نہ ملنے کی وجہ سے کافی دقت اٹھانی پڑی تھی ۔ اس لئے جو حضرات امسال جون ، جولائی میں بذریعہ PIA لندن اور دیگر یورپین ممالک جانے کے خواہش مند ہوں وہ ہمارے ادارہ سے اپنی پیشگی سیٹیں بغیر کسی معاوضہ کے ریزرو کروا سکتے ہیں ۔ اور فائنل پروگرام بن جانے کے بعد ٹکٹ خریدی جا سکتی ہیں ۔ مزید تفصیلات کیلئے ربوہ فون ۵۵۵ پر رابطہ کریں ۔ **احمد برادرز (PIA) گولبازار ربوہ**

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کے مشہور شاگرد
حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

○ بے اولاد ○ نرینہ اولاد سے محروم ○ اٹھراء ○ بچوں کا سوکھا پن

○ گوجرانوالہ فون ۲۱۹۰۶۵ / ۲۱۸۵۳۴ ، ۰۴۳۱
○ ربوہ فون ۹۰۶ ۔ ۰۴۵۲۴ ○ لاہور
○ اسلام آباد ○ قلعہ کالروالا ○ ملتان ○ کراچی